رانی کیتکی کی کہانی کی تدوین کا تقابلی جائزہ

نواب دین
شاہد نواز

Abstract:

Kanwar Oodhy Bhaan, is a tale written by Sayyed Insha Ullah Khan Insha. This tale is a fine piece of modernity. It was compiled in 1803. This tale was completed out side in the Fort William College. It was written in an era when the prose movement of Fort Willian College was on the extreme. Sayyed Insha has not used even a single word of Arabic and Persian in it. Many editors have completed this tale among them the names of Molvi Abdul Haq, Molana Imtiaz Ali Khan Arshi, Intizar Hussain, Dr. Abdul Sattar Delvi, Sayyed Qudrat Naqvi, Dr. Sulaiman Hussain, Dr. Shareef Ahmed Qureshi and Ikram Chughtai are included. In this article the review of this editing tradition has been analysed.

"رانی کیتکی کی کہانی اور کنور اودے بھان" کی داستان کو اردو کی نثری داستانوں میں شاہکار کا مرتبہ حاصل ہے۔ یہ داستان لسانی اور تاریخی دونوں پہلوؤں سے بڑی اہمیت کی حامل ہے۔انشاءاللہ خان انشاء کی یہ طبع زاد داستان ہے۔ یہ ۱۸۰۳ میں لکھی گئی۔ یہ اس دور میں لکھی گئی جب فورٹ ولیم کالج کی تحریک اپنے عروج پر تھی۔اس کے اندر بڑے بڑے لکھنے والے موجود تھے اس کالج کے اندر ضخیم داستانیں لکھی جا رہی تھیں ۔میر امن اور حیدر بخش حیدری جیسے لوگ لکھنے والے تھے۔اس دور میں فورٹ ولیم کالج سے باہر انشاءاللہ خان انشاء نے ایک گوشے میں بیٹھ کر یہ داستان لکھی ۔ یہ مختصر عشقیہ داستان ہے ۔جس میں دلکشی انشاء کے زور قلم کا نتیجہ ہے۔اس میں ہندوستانی معاشرت کے جیتے جاگتے نمونے موجود ہیں۔انشاء نے اس داستان میں فارسی اور عربی کا ایک بھی لفظ استعمال نہیں کیا۔انشاء نے اس داستان کا پلاٹ ہندو علم الاصنام کی مدد سے تیار کیا ہے۔اس میں قدیم ہندو معاشرت موجود ہے ۔انشاء نے اسے معاشرتی اور تہذیبی زندگی عطا کر کے امر بنا دیا ہے۔اس داستان کی ایک خوبی یہ ہے کہ اس میں صاف اور کھری باتیں ہیں۔ ضلع جگت اور رعایت لفظی سے گریز کیا گیا ہے۔انشاء کو زبان پر بڑا عبور تھا۔انہوں نے ہندی اور اُردو کے ایسے خوبصورت الفاظ استعمال کیے ہیں کہ جس سے عبارت کی فصاحت و بلاغت بڑھ جاتی ہے۔

جیسے ڈول، احرج، گھ جوڑ، بھیڑ بھڑکا، دھوم دھڑکا، بھبھوت اوراڑن کھٹولہ جیسے الفاظ نے اس داستان کی شیرینی میں اضافہ کر دیا ہے۔ داستان میں کچھ ایسے الفاظ کیے ہیں جن کو اُردو اور ہندی دونوں قبول نہیں کرتے جیسے بھاؤ بھک، گوتھ، ابدھوت، ہک نہ دھک اور چت چاہی وغیرہ۔ حامد حسن قادری "داستان تاریخ اُردو" میں لکھتے ہیں کہ

> "یہ انشاء کی ذہانت کی عجیب و نادر کارستانی ہے، ایک داستان لکھی ہے جس میں عربی، فارسی وغیرہ کسی ہندوستان سے باہر کی زبان کا کوئی لفظ نہیں آیا۔ کوئی چھوٹی سی حکایت نہیں پچاس صفحوں کی مکمل داستان ہے۔ قصہ بھی دلچسپ اور اندازِ بیان بھی دلکش، جا بجا رباعیاں ہیں۔ اُن کو "چونکا" لکھا ہے۔ اشعار کو دوہے اور کبت لکھا ہے، بعض اشعار ہندی اسلوب میں لکھے ہیں۔ مثنوی کی طرز پر چھوٹی بحر میں جو شعر لکھے ہیں ان میں عجیب روانی اور لطافت ہے۔ انشاء بڑے زندہ دل اور شوخ مزاج تھے۔ اس کہانی کی ایجاد ہی ان کی شوخی طبعیت کی دلیل ہے "[۱]

یہ داستان مختصر ہونے کے باوجود بھی اس کی کئی ایک مدونین نے تدوین کی ہے۔ سب سے پہلے اس کی تدوین ۱۹۳۳ء میں مولوی عبدالحق نے انجمن ترقی اردو اورنگ آباد دکن سے کی۔ ۱۹۵۵ء میں اسکی تدوین مولانا امتیاز علی خان عرشی نے کی لیکن جب یہ داستان انجمن ترقی اردو پاکستان سے چھپی تو نام اس پر مولوی عبدالحق کا لکھا ہوا تھا۔ حالانکہ اس کی تدوین مولانا امتیاز علی عرشی نے کی تھی ۱۹۶۰ء میں یہ مکتبہ جامعہ نئی دہلی سے شائع ہوئی۔ ۱۹۷۱ء میں انتظار حسین نے انشاء کی دو کہانیاں" کے نام سے اس کی تدوین کی، عبدالستار دلوی نے ۱۹۷۴ء میں سید قدرت نقوی نے ۱۹۷۵ء میں سید سلیمان حسین نے ۱۹۷۵ء اور ۲۰۰۴ء میں ڈاکٹر شریف احمد قریشی نے ۲۰۱۰ء میں پروفیسر صاحب علی نے ۲۰۱۱ء اور محمد اکرام چغتائی نے ۲۰۱۴ء میں اس داستان کی تدوین کی ہے۔

مذکورہ بالا تدوینی روایت میں تین مدونہ کام نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔

۱۔ رانی کیتکی کی کہانی: ڈاکٹر عبدالستار دلوی۔

۲۔ کہانی رانی کیتکی اور کنوراودے بھان کی: سید قدرت نقوی۔

۳۔ رانی کیتکی کی کہانی: ڈاکٹر سید سلیمان حسین۔

ذیل میں مذکورہ بالا تینوں مدونہ کام کا مختصر تجزیہ پیش ہے۔

ڈاکٹر عبدالستار دلوی نے ۱۹۷۴ء میں مہاتما گاندھی میموریل ریسرچ سنٹر ممبئی کے تحت "رانی کیتکی کی کہانی" کے نام سے اس کی تدوین کی ہے۔ مقدمہ اور تدوین متن دونوں میں ایک صفحہ اُردو کا لکھا ہے دوسرا صفحہ ہندی کا لکھا ہے۔ مقدمہ میں ہندوستانی زبان و تاریخ کا پس منظر بیان کیا ہے۔ فورٹ ولیم کالج کی خدمات پر بحث کی ہے۔ انشاء اللہ خان انشاء کا تعارف کروایا ہے۔ انشاء کی کتابوں پر بڑی لمبی بحث کی ہے۔ "رانی کیتکی کی کہانی" کے

بارے میں بھی لکھا ہے۔

"سلک گوہر کی طرح رانی کیتکی کی کہانی بھی انشاء کی جودت طبع اور زبان میں تجربے کا بڑی حد تک کامیاب نمونہ ہے۔انشاء نے یہ کہانی ۱۸۰۸ء میں تصنیف کی جو فورٹ ولیم کالج کے لحاظ سے اُردو نثر کی شعوری تحریک کا زمانہ تھا۔فورٹ ولیم کالج نے یہاں کی زبان کو جس نام سے شعوری طور پر رائج کرنا چاہا وہ ہندوستانی تھا۔بعد میں اُردو ہندی جھگڑے نے جنم لے کر ملک کی لسانی وحدت کو نقصان پہنچایا۔رانی کیتکی کی کہانی اُردو اور ہندی ادب کا وہ خوش قسمت ادب پارہ ہے جسے اُردو اور ہندی والے اپنے قدیم ادب کا انمول سرمایا،مشترک میراث اور پہلی کہانی مانتے ہیں"۲؎

عبدالستار دلوی نے اپنے مقدمہ میں "رانی کیتکی کے کہانی" کے نسخوں کا تعارف بھی کروایا ہے۔لکھتے ہیں کہ۔

"اس کہانی کا نیا روپ ڈاکٹر مولوی عبدالحق اور شیام سندر داس کے اُردو اور ناگری نسخوں کا مقابلہ کر کے پیش کیا جا رہا ہے۔بنیادی اہمیت ڈاکٹر عبدالحق ہی کے نسخے کو دی گئی ہے کہ یہ زیادہ نسخوں کو سامنے رکھ کر ایڈٹ کیا گیا تھا۔شیام سندر داس کے نسخے میں جو باتیں زیادہ تھیں انہیں اس نسخے میں شامل کر لیا گیا ہے اسطرح امید ہے کہ رانی کیتکی کی یہ ہندوستانی کہانی زیادہ مکمل صورت میں سامنے آ گئی ہوگی۔اس کتاب کے حاشیوں میں مولوی عبدالحق کے نسخے کی علامتیں جوں کی توں رکھی گئی ہیں البتہ (ش) کی علامت نئی ہے جو شیام سندر داس کے نسخے کے لیے استعمال کی گئی ہے جس سے اس نئے روپ کو نکھارنے میں مدد لی گئی ہے"۳؎

اگرچہ عبدالستار دلوی نے مولوی عبدالحق کے نسخے کو بنیادی نسخہ مانا ہے لیکن یہ جس نسخے پر بنیاد رکھی ہے یہ مولانا امتیاز علی خان عرشی والا نسخہ ہے۔مولوی عبدالحق نے اپنے نسخے میں پانچ علامتیں استعمال کی ہیں۔اُن میں سے عبدالستار دلوی نے کوئی علامت استعمال نہیں کی۔مقدمہ بہت اچھا لکھا ہے جس میں "رانی کیتکی کی کہانی" پر لسانی بحث بہت اچھے انداز میں کی ہے۔عبدالستار دلوی نے اختلاف نسخ اس طرح دیئے ہیں۔ڈاکٹر عبدالستار دلوی لکھتے ہیں۔

یہ وہ کہانی ہے جس میں ھندی اچھٹ

کسی اور بولی کا نہ میل ہے نہ پُٹ

سر جھکا کر ناک رگڑتا ہوں،اوس اپنے بنانے والے کے سامھنے۲ جس نے ھم سب کو بنایا اور بات کی بات میں وہ۳ کر دکھایا۴ جس کا بھید کسی نے نہ پایا۔دوھا اپنی بولی کا۵:

آتیاں جاتیاں جو سانسیں ھیں

اُسکے بن دھیان سب یہ پھانسیں ھیں

یہ کل کا پُتلا جواپنے اس کھلاڑی کی سدھ رکھے،تو کھٹائی میں کیوں پڑے،اور کڑوا کسیلا کیوں ہو؟ اوس پھل کی مٹھائی چکھے،جو بڑوں سے بڑے[6] اگلوں نے چکھی ھے۔دوھا اپنی بولی کا ے: دیکھنے کوتو آنکھیں دیں[8] اور سننے کو یہ کان دیے ناک بھی انچی سب میں کردی،مرتوں[9] کو جی دان دیے[10]

۱۔ب: ھندی کی	۲۔م: سامنے
۳۔م: وہ سب	۴۔م: دکھایا
۵۔ب وم: ندارد	۶۔ آ: بڑے سے بڑوں ش: بڑے سے بڑے
۷۔ب وم: ندارد	۸۔م: دیکھنے کو آنکھ دی
۹۔م: مورتوں	۱۰۔ش: دیکھنے کو(دو) آنکھیں دیں اور سننے کو دو کان ناک بھی سب میں اونچی کردی مرتوں کو جی دان" ۲۴

آخر پر شبد اولی کے نام سے فرہنگ دی ہے۔فرہنگ الف بائی ترتیب سے نہیں ہے۔بہتر تدوین ہے۔

سید قدرت نقوی نے ۱۹۷۵ء میں" کہانی رانی کیتکی اور کنور اودے بھان کی" کے نام سے اس کی تدوین کی۔جو انجمن ترقی اُردو پاکستان سے چھپی۔اس پر تین مدونین کا نام ہے۔

۱۔ڈاکٹر مولوی عبدالحق ۲۔مولانا امتیاز علی خان عرشی ۳۔سید قدرت نقوی

قدرت نقوی نے ۳۴ صفحات پر مشتمل مقدمہ لکھا ہے۔اس مقدمہ میں بڑی تفصیل کے ساتھ انشاء کی کتابوں کے بارے میں بتایا ہے۔" دریائے لطافت" پر طویل بحث کی ہے۔"رانی کیتکی کی کہانی" کے بارے میں بھی تفصیلاً لکھا ہے۔مقدمہ میں انشاء کا تعارف نہیں کروایا گیا۔لسانی بحث بہت احسن انداز میں کی ہے۔رانی کیتکی کے طریقہ افعال مشتقات اور تراکیب وغیرہ پر بھی نظر ڈالی ہے۔سید قدرت نقوی اس کتاب کی اہمیت کے بارے میں لکھتے ہیں۔

> "اس کتاب کی اہمیت اس وجہ سے بہت زیادہ ہے کہ یہ کہانی طبع زاد ہے۔اس کا پلاٹ کسی قدیم داستان کا حصہ یا کسی کہانی سے ماخوذ نہیں ہے۔انشاء کے عہد میں جتنی بھی کہانیاں یا داستانیں لکھی گئی ہیں وہ سب کی سب ترجمہ ہیں۔کوئی عربی سے،کوئی فارسی سے،کوئی سنسکرت سے مثلاً الف لیلہ،نوطرز مرصع،باغ و بہار،آرائشِ محفل،بیتال پچیسی،شکنتلا وغیرہ،اور اسی قسم کی متعدد

کتابیں سب کی سب ترجمہ ہیں۔ان میں ایک بھی طبعزاد نہیں۔اس عہد میں صرف رانی کیتکی کی

ایسی کہانی ہے جو کسی اور زبان سے ترجمہ نہیں ہو بلکہ انشاء کی دماغی کاوش کا نتیجہ ہے"۵

سید قدرت نقوی نے تشریح اختصارات کے عنوان کے تحت نسخوں کا تعارف بھی کرایا ہے۔

" ا: نسخہ اول (رضا لائبریری رام پور)

ب: نسخہ دوئم (رضا لائبریری رام پور) مکتوبہ ۱۲۴۲ھ

من: طباعت اول ۱۹۳۳ء کے حاشیے میں مندرج اختلافات۔

م: متن مطبوعہ ۱۹۳۳ء (طباعت اول)

ما: متن مطبوعہ ۱۹۵۵ء (طباعت دوئم)"۶

سید قدرت نقوی نے متن کے نسخ کے حاشیے میں اختلافات بھی درج کیے ہیں۔اختلافات نسخ اس طرح درج ہیں۔

"(ا) یہ وہ کہانی ہے جس میں (۲) ہندوی اچھٹ

کسی اور بولی کا نہ میل ہے نہ پٹ (۳)

سر جھکا کر ناک رگڑتا ہوں اس اپنے بنانے والے کے سامنے۲ جس نے ہم سب کو بنایا، اور بات

کی بات میں وہ۳ کر دکھایا ۴ جس کا بھید کسی نے نہ پایا۔دوہا اپنی بولی کا ۵

آتیاں جاتیاں جو سانسیں ہیں

اوسکے بن دھیان سب یہ پھانسیں ہیں

یہ کل کا پتلا جو اپنے اس کھلاڑی کی سُدھ (۴) رکھے۔

ا ب: ہندی کی (ا) داستان رانی کیتکی کی اور کنور اودے بھان

۲ م: سامنے (۲) ما: ہندی، ہہو

۳ م: وہ سب

۴ م: دیکھایا

۵ ب وم: ندارد (۳) م: سدہ"۷

مرتب نے بہت اچھی فرہنگ دی ہے۔فرہنگ الف بائی ترتیب سے لکھی ہے۔فرہنگ میں معنی اسطرح لکھے ہیں۔

"ابدھوت: جوگی، سنیاسی، بیراگی، فقیر۔

اپٹن: بالائی، استر کاری، اوپر کا چھتاؤ۔

اپنا

اپنے

اپنی۸

ڈاکٹر سید سلیمان حسین نے رانی کیتکی کی کہانی کو دو بار مرتب کیا ہے۔ پہلی بار ۱۹۷۵ء میں اور دوسری ۲۰۰۴ء میں۔ دونوں کے نسخے الگ الگ ہیں۔ ۲۰۰۴ میں کی گئی تدوین بہت اعلیٰ پائے کی ہے۔ بہت تفصیل سے مقدمہ لکھا ہے۔ مقدمے میں انشا کی کتابوں کا تعارف کروایا ہے۔ رانی کیتکی کی کہانی کا تعارف کروایا ہے۔ جن نسخوں کو سامنے رکھ کر اب تک رانی کیتکی کی کہانی کی تدوین کی گئی ہے ان سب کے بارے میں بتایا ہے۔ رانی کیتکی کی کہانی کا خلاصہ بھی لکھا ہے۔ انشاء نے اپنی داستان میں جو رعایتِ لفظی سجع اور قافیہ بندی اور تشبیہ واستعارات استعمال کیے ہیں ان کے بارے میں لکھا ہے۔ مؤنث، مذکر، اُردو ہندی افعال اور حاصل مصدر بنانے کے طریقے جو انشاء کے زمانے میں رائج تھے اُن پر مقدمے میں بڑی بحث کی ہے۔ نسخ کا تعارف بھی مقدمہ میں دیا ہے۔

سید سلیمان حسین لکھتے ہیں:

"رانی کیتکی کی کہانی کو متعدد حضرات نے مرتب کر کے شائع کیا ہے لیکن کہانی کا کوئی بھی ایڈیشن اغلاط سے پاک نہیں اس وقت میرے پیش نظر مولانا امتیاز علی خان عرشی کا مرتب کیا ہوا متن ہے۔ جسے موصوف نے رضا لائبریری رام پور کے دو قلمی نسخوں کی مدد سے تیار کیا اور انجمن ترقی اُردو پاکستان سے ۱۹۷۵ء میں شائع ہوا لیکن یہ ایڈیشن بھی تسامحات سے گراں بار ہے کیوں کہ اس میں بعض ایسے الفاظ شامل ہو گئے ہیں جو انشاء کے خالص اُردو کے دعوے کی نفی کرتے ہیں۔ مثلاً اس میں منقبت کے بیان میں صفحہ ۴۵ پر "ہر گھڑی" آیا ہے "ہر" فارسی لفظ ہے اور عمومی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ انشاء فارسی دان تھے لہذا وہ اپنے دعوے کے مطابق ایک غیر ملکی زبان کا لفظ استعمال نہیں کر سکتے تھے یہ لفظ متن میں صرف اسی جگہ آیا ہے آگے کہیں نہیں ملتا۔ نسخہ پٹنہ اور مولوی عبدالحق کے یہاں بھی یہ موجود نہیں ہے۔ معلوم نہیں کیوں عرشی صاحب نے اسے اپنے متن میں جگہ دی"۹

سید سلیمان حسین نے اختلافِ نسخ اس طرح درج کیے ہیں۔

"یہ کہانی وہ ہے جس میں ہندی ۱ چُھٹ اور کسی بولی کا میل ہے نہ پُٹ۔
سِر جھکا کر ناک رگڑتا ہوں، اپنے۲ اس بنانے والے کے سامنے جس نے ہم سب کو بنایا اور
بات کی بات میں وہ کر دکھایا، جس کا بھید کسی نے نہ پایا۔ دوہا ۳ اپنی بولی کا

آتیاں جاتیاں جو سانسیں ہیں

اُس کے بن دھیان سب یہ پھانسیں ہیں

یہ کل کا پُتلا جو اپنے اس کھلاڑی کی سُدھ رکھے تو کھٹائی میں کاہے[۴] کو پڑے اور کڑوا کسیلا کیوں ہو؟

اُس پَھل کی مٹھائی چکھے، جو بڑوں سے بڑے اگلوں نے چکھی ہے۔ ۵ دوہا

اپنی بولی کا

۱ نُسخہ عرشی: ہندوی۔ ۲ ایضاً: اُس اپنے ۳ اصل نسخہ: فرد

۴ نسخہ عرشی: کیوں پڑے ۵ اصل نسخہ: فرد "[۱۰]

سید سلیمان حسین نے متن کو جدید املاء میں کر دیا ہے۔ فرہنگ بڑی تفصیل سے لکھی ہے۔ اور الف بائی ترتیب سے لکھی ہے۔ مثلاً

" آدیس: حکم۔ ارشاد۔ جوگیوں اور فقیروں کا سلام

آرسی: انگوٹھی سے مشابہ ایک زیور جو عورتیں اپنے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے میں پہنتی ہیں اور ضرورت کے وقت چہرہ دیکھتی ہیں۔

آسن: جوگیوں کے بیٹھنے کا ڈھنگ، بیٹھنے کی حالت، اُون کا بنایا ہوا کمبل یا بستر جس پر بیٹھ کر ہندو پوجا پاٹ کرتے ہیں "[۱۱]

رانی کیتکی کی کہانی کی تدوین کے جو اچھے کام ہوئے ہیں جن میں تین خصوصی طور پر اہم ہیں ان کی نمایاں خصوصیات یہ ہیں۔ ڈاکٹر عبدالستار دلوی کی مرتب شدہ رانی کیتکی کی کہانی کی خصوصیات یہ ہیں۔

رانی کیتکی کا مقدمہ بہت تفصیل سے لکھا ہے۔ مقدمے میں ہندی اور اُردو دونوں الفاظ بڑی تحقیق کے ساتھ استعمال کیے ہیں۔ اب تک رانی کیتکی کی تدوین کے لیے جتنے نسخوں سے مدد لی گئی ہے سب کا تعارف مقدمہ میں کروایا ہے۔ لسانی بحث بھی کی ہے۔ واول (Vowels) پر بڑی تفصیلاً بحث کی ہے۔ مثلاً

"اوس/U:S/ بجائے اُس/US/، اون/u:n/ بجائے اُن/un/" وغیرہ [۱۲]

اختلاف نسخ بھی حاشیے میں دیے ہیں۔ فرہنگ بھی لکھی ہے۔ فرہنگ صفحات کے حساب سے لکھی ہے۔ الف بائی ترتیب سے نہیں لکھی۔ سید قدرت نقوی کی تدوین شدہ رانی کیتکی کی کہانی کی خصوصیات یہ ہیں۔

مقدمہ بڑی تفصیل سے لکھا ہے۔ لسانی بحث بڑے خوبصورت انداز میں کی ہے۔ لغت اور قواعد پر خصوصی توجہ دی ہے۔ داستان کی چھ خصوصیات بھی گنوائی ہیں۔ جن کی وجہ سے اس کی اہمیت ہے۔ رانی کیتکی کے نام کے بارے میں بتایا ہے کہ کیتکی کا درخت شکل میں صنوبر کے مشابہ ہوتا ہے۔ قد تقریباً سوا گز اور پھول کی پتیاں بارہ ہوتی

ہیں۔بے حد خوشبودار ہوتا ہے۔حاشیے میں اختلاف نسخ بھی دیے ہیں۔فرہنگ بڑی تفصیل سے لکھی ہے۔

سید سلیمان حسین کی تدوین شدہ رانی کیتکی کی کہانی کی خصوصیات یہ ہیں۔

مقدمہ میں سارے نسخوں کا تعارف دیا ہے۔مقدمہ میں داستان پر ہر زاویے سے بحث کی ہے۔خلاصہ دیا ہے۔مذکر مؤنث کا ذکر کیا ہے۔ہندوستانی معاشرے میں استعمال ہونے والی تمام چیزوں کا ذکر کیا ہے۔مثلاً آتش بازیوں کے نام، آلات موسیقی کے نام، ناچنے گانے والے کے نام، جلسے کی قسمیں، راگ راگنیاں، عام سواریاں اور بحری سواریوں کے نام تفصیلاً لکھے ہیں اور یہ بھی بتایا ہے کہ جس نسخہ پر بنیاد رکھی گئی ہے وہ ناقص الآخر ہے اس کی کیفیت بھی لکھی ہے۔اس نسخے کے بارے میں لکھتے ہیں۔

"تعداد صفحات ،۱۵۔عمدہ کاغذ، بڑا سائز، سیاہ روشنائی، خط معمولی نستعلیق، شنگرفی عنوانات، فی صفحہ تقریباً ۲۱ سطریں ہیں"[۱۳]

مولانا امتیاز علی خاں عرشی کے جس نسخے کو مدنظر رکھا ہے اس پر تنقید بھی کی ہے۔املاء جدید انداز میں لکھی ہے۔اختلاف نسخ بھی حواشی میں دیے ہیں۔فرہنگ بھی بہت تفصیل سے لکھی ہے۔

ان تمام مدونین کی تدوین کا اگر تقابلی جائزہ لیا جائے تو سب سے اچھی تدوین سید سلیمان حسین کی ہے۔کہ جس نے مقدمہ میں بہت تفصیل سے رانی کیتکی کی کہانی کے بارے میں لکھا ہے۔جن نسخوں پر اپنے متن کی بنیاد رکھی ہے ان سے اختلاف بھی اپنے مقدمہ میں درج کیا ہے۔پھر یہ کہ متن کا املاء بھی جدید کر دیا ہے۔ڈاکٹر عبدالستار دلوی اور سید قدرت نقوی کی تدوین بھی معیاری ہے۔مقدمے دونوں نے اچھے لکھے ہیں لیکن سید سلیمان حسین نے مقدمہ اور فرہنگ میں بہت اچھی بحث کی ہے۔اس لیے سید سلیمان حسین کی تدوین متن کے اصولوں پر پورا اترتی ہے۔

حواشی

۱۔ حامد حسن قادری، داستان تاریخ اُردو، (سندھ: اُردو اکیڈمی، ۱۹۸۸ء) ص ۱۶۹، ۱۶۸

۲۔ عبدالستار دلوی (مرتب)، رانی کیتکی کی کہانی، انشاء اللہ خان انشاء، (ممبئ: مہاتما گاندھی میموریل ریسرچ سنٹر، ۱۹۷۴ء) ص ۵۴، ۵۳

۳۔ ایضاً، ص ۶۴

۴۔ ایضاً، ص ۶۸

۵۔ سیدقدرت نقوی(مرتب)، کہانی رانی کیتکی اور کنور اودے بھان کی، (کراچی:انجمن ترقی اُردو،۱۹۷۵ء)ص۳۹

۶۔ ایضاً،ص۴۳

۷۔ ایضاً،ص۴۸

۸۔ ایضاً،ص۱۱۱

۹۔ سیدسلیمان حسین،ڈاکٹر(مرتب)رانی کیتکی کی کہانی ،(لکھنؤ:افضل محل وکٹوریہ اسٹریٹ،۲۰۰۴ء)ص۴۶

۱۰۔ ایضاً،ص۵۱

۱۱۔ ایضا،ص۱۰۷

۱۲۔ عبدالستاردلوی(مرتب)، رانی کیتکی کی کہانی ،(ممبئ:مہاتما گاندھی ریسرچ سنٹر، ۱۹۷۴ء)ص۵۲

۱۳۔ سیدسلیمان حسین،ڈاکٹر(مرتب)، رانی کیتکی کی کہانی ،(لکھنؤ،افضل محل وکٹوریہ اسٹریٹ،۲۰۰۴ء)ص۴۵

مآخذ

۱۔ حامدحسن قادری، داستان تاریخ اُردو،سندھ:اُردواکیڈمی،۱۹۸۸ء

۲۔ سیدسلیمان حسین،ڈاکٹر(مرتب)رانی کیتکی کی کہانی لکھنؤ:افضل محل وکٹوریہ اسٹریٹ، ۲۰۰۴ء

۳۔ سیدقدرت نقوی(مرتب)، کہانی رانی کیتکی اور کنور اودے بھان کی، کراچی:انجمن ترقی اُردو،۱۹۷۵ء

۴۔ عبدالستاردلوی(مرتب)، رانی کیتکی کی کہانی،ممبئ:مہاتما گاندھی ریسرچ سنٹر،۱۹۷۴ء